رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ!

محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بشریت کو قدم قدم پر ٹھوکریں لگتی ہیں، کبھی نفسانی خواہشات کی راہ سے اور کبھی عدو مبین شیطان لعین کے فریب وتلبیس کی راہ سے اور کبھی شیاطین الانس (انسانی شیطانوں) کے وساوس اور غلط ماحول کے برے اثرات سے، لیکن ارحم الراحمین کی رحمتِ کاملہ قدم قدم پر اس کمزور فطرت انسان کی برابر دستگیری فرماتی رہتی ہے۔ عقل جیسی نعمت عطا فرمائی اور پھر عقل کی رہنمائی کے لیے انبیاء علیہم السلام کی بعثت ورسالت اور آسمانی تعلیمات کا نظام جاری فرمایا اور امتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے لیے تو اس رحمتِ کاملہ کے مظاہر رحمت کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ عبادت وعبودیت کے مظاہر، (افعال واعمال) میں انتہائی تیسیر وتسہیل (سہولت اور آسانی) اور پھر اس عبادت پر بیکراں اجر وثواب اور قدم قدم پر قبولیت اور رضامندی کی بشارتیں، انہی بیکراں نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ماہِ رمضان المبارک ہے، جو سرتاپا ماہِ رحمت ہے اور ماہِ برکت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ماہِ شعبان کی آخری تاریخوں میں خطبہ دیا اور فرمایا:

''اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان برکتوں والا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، جس میں ۱:...... ایک رات (شب قدر) ایسی ہے کہ اس میں عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔ ۲:...... اس مہینہ کے دنوں میں روزے فرض ہیں اور اس کی راتوں میں نمازیں پڑھنا بہت زیادہ باعثِ خیر وبرکت ہے۔ ۳:...... اس مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہے۔ ۴:...... اور فرض کا اجر وثواب ستر گنا ملتا ہے۔ ۵:...... یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ ۶:...... مسلمانوں خصوصاً فقراء کے ساتھ مواسات وہمدردی کا مہینہ ہے۔ ۷:...... مومن کا رزق اس مہینہ میں بہت زیادہ ہوجاتا ہے۔ ۸:...... ایک روزے دار کا روزہ افطار کرانے والے کے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے اور دوزخ کی آگ سے رہائی نصیب ہوتی ہے اور خود اس روزہ دار کو اپنے روزہ کا ثواب الگ ملتا ہے اور لطف وکرم یہ ہے کہ روزہ دار کا ثواب بالکل کم نہیں ہوتا اور پھر آپ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ روزہ کی یہ افطاری

و باطنی تربیت اور اصلاح ہو سکے اور ان کو یہ موقع اس لیے دیا ہے کہ وہ اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور گزشتہ پورے سال میں جو کوتاہی کر چکے ہیں اس کا تدارک کریں اور آئندہ کے لیے بھی ایسی تیاری کر لیں کہ جلد نفس وشیطان کے اثرات سے متاثر نہ ہوں۔ دن کو روزہ جیسی مبارک عبادت فرض کی جو —— وغریب اصلاحی تدابیر پر مشتمل ہے اور یہاں تک حکم دیا ہے کہ روزہ دار کسی سے سخت کلامی بھی نہ کرے اور کوئی بے حیائی کی بات زبان پر نہ لائے، بلکہ اگر کسی نے سخت کلامی کی اور کوئی تکلیف پہنچائی تو بغیر روزہ کے اگرچہ اتنی ہی مقدار میں بدلہ لینے کی اجازت ہے، لیکن روزے کی حالت میں اس کی بھی اجازت نہیں، صرف اتنا کہہ دے کہ میرا روزہ ہے، یعنی جواب سے معذور ہوں۔ افطاری وسحری میں اگر اعتدال سے کام لیا جائے اور شرعی ہدایات اور نبوی ارشادات کے مطابق روزہ رکھ لیا جائے تو در | انسانی زندگی میں انقلاب پیدا ہو جائے گا اور روحانیت ترقی کر کے ایسی منزل پر پہنچ جائے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت قلب میں جلوہ گر ہو جائے اور محبت الٰہی کا وہ اثر دل میں پیدا ہو جائے گا کہ کسی اور تدبیر سے ممکن ہی نہیں۔ رات کو تراویح کی عبادت مقرر کر دی، تاکہ نماز اور اللہ تعالیٰ کے کلام پاک سے نفس انسانی پر وہ نقوش مرتسم ہو جائیں جو کسی اور تدبیر سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم زبان سے خود پڑ k ہے یا کانوں سے سنتا ہے، قیام ورکوع وسجود سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں عبادت میں مشغول ہے، کبھی دعا میں سربسجود ہے اور کبھی تسبیح وتہلیل وردِ زبان ہے، قدرت کیسے روحانی —— وغریب سیر وسلوک سے منازل عشق کا سفر طے کرا رہی ہے، سبحان اللہ۔

تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد کا جو مختصر وقفہ ہے، اس میں / ت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تقدیس وبزرگی کی جاتی ہے اور بندہ اپنے خدا کے حضور میں حاضر رہتا ہے اور برکاتِ روحانی سے مالا مال ہوتا ہے، یہ بڑا قیمتی وقت ہے، اس میں توجہ الی اللہ سے غفلت نہیں ہونی چاہیے، کلمۂ تمجید تو ہر شخص کو یاد ہوتا ہے، یعنی ''**سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا إلٰہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أکبر و لاحول ولا قوۃ إلا باللّٰہ العلی العظیم**'' وہ پڑھ لیا کرے، یا ''**سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم**'' کا وِرد جاری رکھے اور فقہاء نے ایک خاص تسبیح جو بہت ہی جامع ہے لکھی ہے، وہ یہ ہے: ''**سبحان ذی الملک والملکوت، سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والقدرۃ والکبریاء والجبروت، سبحان الحی الذی لا ینام ولا یموت، سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح، لا إلٰہ إلا اللّٰہ، نستغفر اللّٰہ، نسألک الجنۃ ونعوذ بک من النار**'' اس کو تین مرتبہ ہر ترو q میں اور وتر اور تراویح کے وقفہ میں پڑھا کریں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان میں شرعی احکام کا ایسا پروگرام بنایا کہ انسان چاہے تو اپنی پوری زندگی میں صالح ومتقی بن جائے۔ نیز ماہِ صیام میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں زیادہ خرچ کرنے کی ترغیب دے کر متقی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کو سخی بنانے کی بھی تدبیر فرمائی اور اس کے طبعی بخل کی اصلاح اس

www.banuri.edu.pk

طرح کی، الغرض پورے مکارمِ اخلاق، تقویٰ وصلاح، نیکوشعاری اور نیک گفتاری، جود وسخا اور کرمِ نفس کی ایسی تلقین کی گئی اور اس کے لیے ایسا پروگرام بنایا گیا کہ عقل انسانی حیران رہ جاتی ہے اور اس سے بہتر تدبیر کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔ قرآن کریم کے ایک لفظ میں ان سب باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا، ارشاد ہے: ''لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ'' یعنی تم پر روزہ اس لیے فرض کیا گیا تاکہ تم متقی وصالح بن جاؤ۔

دینی تربیت اور ماہِ رمضان

آج کل والدین اپنی اولاد کی دینی تربیت میں بے حد کوتاہی کرتے ہیں، حالانکہ جس طرح ان کے ذمہ فرض ہے کہ خود نماز پڑھیں، صالح اور متقی بنیں، اسی طرح ان کے ذمہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنی اولاد کو اور گھر والوں کو نماز سکھائیں اور پڑھائیں، چنانچہ حکم ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہوجائے تو اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیں، گویا نماز سکھانا اس سے بھی پہلے ہوگا اور اگر دس سال کا ہوجائے اور نماز نہ پڑھے تو والدین اس کو پیٹیں اور نماز پڑھائیں۔ الغرض دینی تربیت دینا اور صالح بنانا بھی ان کے ذمہ فرض ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تاکیداً فرمایا ہے: ''یٰـأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَکُمْ وَأَھْلِیْکُمْ نَارًا'' (التحریم:۶) یعنی ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔'' ماہِ رمضان سے یہ فائدہ بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے، اس لیے کہ ان دنوں مغرب اور عشاء کی نماز میں بچوں کو آنے کا طبعاً شوق رہتا ہے، اسی طرح سحری میں اُٹھنے کا بھی شوق ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قدرتی روشنی ان کے دل میں ہوتی ہے۔ اگر بچے کے اس فطری جذبہ اور شوق وصلاحیت سے کام لیا جائے تو نہایت آسانی سے نماز وسحرخیزی کا عادی بنایا جاسکتا اور یوں رمضان کی برکت سے اپنی اولاد کو صالح بنانے کی بھی تدبیر کی جاسکتی ہے۔ اگر انسان خود ان باتوں پر عمل کرے تو خود بخود اولاد کو صالح ونیک بنانے کی صورتیں نکل آتی ہیں، نیز چونکہ حدیث میں اس مہینہ کو ہمدردی کا مہینہ فرمایا گیا ہے، اس لیے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات اور محبت قائم کرنی چاہیے۔ ایک دوسروں کے ہاں تھوڑا سا ہدیہ بھیجنے میں بھی بہت سا ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے دلوں میں محبت بڑھا دیتے ہیں اور نیکی کا ذریعہ بنا دیتے ہیں، اپنے چاروں طرف نیکی کی یاد دلانا اور نیکی پھیلانے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر فرض کیا ہے، لہٰذا محض اللہ تعالیٰ کے لیے باہمی محبت اور نیک برتاؤ ضروری ہے، رمضان کے مہینے سے اس کام میں بھی بڑی مدد ملتی ہے اور بہت برکت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان کی برکتوں سے مالا مال ہوں اور اس عاشقانہ ومحبانہ عباداتِ الٰہی کے ثمرات وآثار سے بیش از بیش حصہ نصیب ہو، آمین۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہٖ حبیب رب العالمین وخاتم النبیین محمد وآلہٖ وصحبہٖ أجمعین

www.banuri.edu.pk